رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

QADIAN

الحکم

قیمت سالانہ ۲ روپیہ ۸ آنہ ۴ روپیہ ۸ آنہ ۵ روپیہ ۸ آنہ ۶ روپیہ ۸ آنہ ۷ روپیہ ۸ آنہ ۸ روپیہ ۸ آنہ ۹ روپیہ ۸ آنہ ۱۰ روپیہ ۸ آنہ ۱۱ روپیہ ۸ آنہ ۱۲ روپیہ ۸ آنہ ۱۳ روپیہ ۸ آنہ ۱۴ روپیہ ۸ آنہ ۱۵ روپیہ ۸ آنہ ۱۶ روپیہ ۸ آنہ ۱۷ روپیہ ۸ آنہ ۱۸ روپیہ ۸ آنہ ۱۹ روپیہ ۸ آنہ ۲۰ روپیہ ۸ آنہ ۲۱ روپیہ ۸ آنہ ۲۲ روپیہ ۸ آنہ ۲۳ روپیہ ۸ آنہ ۲۴ روپیہ ۸ آنہ ۲۵ روپیہ ۸ آنہ ۲۶ روپیہ ۸ آنہ ۲۷ روپیہ ۸ آنہ ۲۸ روپیہ ۸ آنہ ۲۹ روپیہ ۸ آنہ ۳۰ روپیہ ۸ آنہ ۳۱ روپیہ ۸ آنہ ۳۲ روپیہ ۸ آنہ ۳۳ روپیہ ۸ آنہ ۳۴ روپیہ ۸ آنہ ۳۵ روپیہ ۸ آنہ ۳۶ روپیہ ۸ آنہ ۳۷ روپیہ ۸ آنہ ۳۸ روپیہ ۸ آنہ ۳۹ روپیہ ۸ آنہ ۴۰ روپیہ ۸ آنہ ۴۱ روپیہ ۸ آنہ ۴۲ روپیہ ۸ آنہ ۴۳ روپیہ ۸ آنہ ۴۴ روپیہ ۸ آنہ ۴۵ روپیہ ۸ آنہ ۴۶ روپیہ ۸ آنہ ۴۷ روپیہ ۸ آنہ ۴۸ روپیہ ۸ آنہ ۴۹ روپیہ ۸ آنہ ۵۰ روپیہ ۸ آنہ ۵۱ روپیہ ۸ آنہ ۵۲ روپیہ ۸ آنہ ۵۳ روپیہ ۸ آنہ ۵۴ روپیہ ۸ آنہ ۵۵ روپیہ ۸ آنہ ۵۶ روپیہ ۸ آنہ ۵۷ روپیہ ۸ آنہ ۵۸ روپیہ ۸ آنہ ۵۹ روپیہ ۸ آنہ ۶۰ روپیہ ۸ آنہ ۶۱ روپیہ ۸ آنہ ۶۲ روپیہ ۸ آنہ ۶۳ روپیہ ۸ آنہ ۶۴ روپیہ ۸ آنہ ۶۵ روپیہ ۸ آنہ ۶۶ روپیہ ۸ آنہ ۶۷ روپیہ ۸ آنہ ۶۸ روپیہ ۸ آنہ ۶۹ روپیہ ۸ آنہ ۷۰ روپیہ ۸ آنہ ۷۱ روپیہ ۸ آنہ ۷۲ روپیہ ۸ آنہ ۷۳ روپیہ ۸ آنہ ۷۴ روپیہ ۸ آنہ ۷۵ روپیہ ۸ آنہ ۷۶ روپیہ ۸ آنہ ۷۷ روپیہ ۸ آنہ ۷۸ روپیہ ۸ آنہ ۷۹ روپیہ ۸ آنہ ۸۰ روپیہ ۸ آنہ ۸۱ روپیہ ۸ آنہ ۸۲ روپیہ ۸ آنہ ۸۳ روپیہ ۸ آنہ ۸۴ روپیہ ۸ آنہ ۸۵ روپیہ ۸ آنہ ۸۶ روپیہ ۸ آنہ ۸۷ روپیہ ۸ آنہ ۸۸ روپیہ ۸ آنہ ۸۹ روپیہ ۸ آنہ ۹۰ روپیہ ۸ آنہ ۹۱ روپیہ ۸ آنہ ۹۲ روپیہ ۸ آنہ ۹۳ روپیہ ۸ آنہ ۹۴ روپیہ ۸ آنہ ۹۵ روپیہ ۸ آنہ ۹۶ روپیہ ۸ آنہ ۹۷ روپیہ ۸ آنہ ۹۸ روپیہ ۸ آنہ ۹۹ روپیہ ۸ آنہ ۱۰۰ روپیہ ۸ آنہ

والیان ریاست وامرا کے صفحہ وساونین صفحہ ۱۰ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیاد بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شایع ہوتا ہے

چہ گویم باتو گر آئی چہار قادیان بینی ۔ دو دیدنی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۵ء | نمبر (۶)

مسلم آزار کتابوں کے خلاف صدائے احتجاج غلط طریق ہے

صحیح اور معقول علاج جو اب ہے

امرتسر کی جامع مسجد میں مسلمانوں کا ایک بہت بڑا جلسہ اس غرض سے منعقد کیا گیا کہ پادری غلام مسیح کی کتاب تحقیق الاسلام کے دل آزار حصوں اور ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جاوے۔ چنانچہ جلسہ میں ان دل آزار حصوں کے متعلق اظہار ملامت کیا گیا۔ اور یہ تجویز پاس کی گئی کہ حکومت سے التجا کی جاوے کہ اس قسم کی کتابوں کی اشاعت کو روکنے کے لیئے لازمی تدابیر کی جاویں اور ان کتابوں کے پرنٹروں اور پبلشروں کے خلاف مقدمہ چلایا جاوے۔

میں مسلمانوں کے اس طریق احتجاج کو بجائے خود نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور حکومت سے اس قسم کی استدعا کو

اپنی کمزوری اور شکست کا اعلان سمجھتا ہوں

اگر میں غلطی نہیں کرتا تو غالباً ۱۸۹۸ء میں پادری شاہ نشایق نے ایک نہایت ہی دل آزار کتاب امہات المومنین کے نام سے شائع کر کے اس کی ہزاروں کاپیاں مفت تقسیم کیں۔ لاہور کی انجمن حمایت اسلام نے اس کے متعلق حکومت کے پاس ایک میموریل بھیجا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میموریل کی مخالفت کی۔ اور میموریل کی بجائے جواب دینا ضروری قرار دیا۔

حکومت نے اس وقت کسی قسم کی دست اندازی سے احتراز کیا۔ اگرچہ اس وقت پنجاب گورنمنٹ کے زاویہ نگاہ میں بہت بڑا فرق ہو چکا ہے اور اس نے متعدد کتابوں یا اخباروں پر اس قسم کے مقدمات چلائے ہیں۔ اور وہ دل آزار لٹریچر کا نوٹس لیتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریق پسندیدہ نہیں ہے کہ ہم ایسی کتابوں کا جواب دینے کی بجائے گورنمنٹ کے دروازہ کو کھٹکھٹائیں۔

اور اس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنے ہوں گے کہ ہم ایسے اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتے یہ

جب کبھی بھی ایسی تحریک کسی قوم کی طرف سے ہوئی ہے اس کی مخالفت کی ہے اور نیک نیتی سے کی ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کے معتقدات پر غور کرے اور جو اعتراضات اُسے نظر آتے ہیں کرے۔ اور اس مذہب کے ماننے والوں کا فرض ہے کہ وہ اس کو جواب دیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اعتراضات کا طرز دل آزار نہ ہو۔ اور شرافت اور اخلاق کے پہلو سے گرا ہوا نہ ہو۔ یہ سچ ہے کہ آج کل جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کی غرض و غایت تحقیق نہیں ہوتی۔ بلکہ محض دشنام دہی کا رنگ ہوتا ہے۔ لیکن اس طریق کا بند کرنا ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ تمام مذاہب کے لیڈر مل کر سمجھوتہ یا معاہدہ کر لیں اور اس پر عملدرآمد کرنے کے ذمہ دار ہوں۔ کوئی فریق ..... دوسرے مذہب پر ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اس کی مسلمہ کتابوں پر بھی عاید ہو سکتا ہو۔ اور ایسا ہی ہر ایک مذہب کی مسلمہ کتب کی ایک فہرست شائع ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ اعتراض اگر کیا جاوے تو ان کی بنا پر ہو ایسی کتابیں جو کسی صورت میں بھی قابل تسلیم نہ ہوں۔ یا ایک فریق ان کو نہ مانتا ہو ان کی بنا پر اعتراض کرنا دانشمندی کے خلاف ہے۔ ایسا ہی اخلاق اور شرافت کو چھوڑ کر بازاری الفاظ میں اعتراضات کرنا بھی کسی سچے طالب حق کا کام نہیں ہو سکتا۔

(خواجہ پریس بٹالہ میں احمد وجودی صاحب پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شایع کیا)

غرض مذہبی مناظرات کے متعلق ایک قاعدہ باہم تبادلہ خیالات سے قایم ہو سکتا ہے۔ اور جبتک یہ نہ ہوگا۔ اس قسم کی کتابیں اور رسالے شائع ہوتے رہیں گے پس اس لیے اس بلا یا وبا کا تدارک اس قسم کی احتجاجی تدابیر یا تعزیرات حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے لیئے وہی حقیقی راہ ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مذاہب کے لیڈروں کو دعوت دی تھی۔ اب یہ آئے دن کی مشکلات اور مصائب لوگوں کو اسی طرف آنے کے لیئے مجبور کریں گی۔ یا تو وہ خود باہم ایک معاہدہ کریں گے۔ اور اگر یہ نہیں ہوگا تو حکومت اس کے تدارک کے لیئے انہیں لائنوں پر قانون بنانے پر مجبور ہوگی +

بہر حال یہ طریق جو اختیار کیا جا رہا ہے۔ یہ غلط ہے۔ بہترین طریق یہی ہے کہ ہر اس قسم کی کتاب کا ذمہ دار شخص جواب دیا جاوے۔ اور جبتک یہ لوگ اپنے رویہ کو نہ بدلیں اس وقت تک الزامی جوابات بھی زیر نظر رہیں مگر تحقیقی جواب مقدم ہوں +

مسلمانوں نے یہ سبق احتجاج ہندوؤں سے سیکھا ہے۔ جو اپنے احتجاج کو صرف اخبارات اور ریزولیوشنز تک ہی نہیں رکھتے بلکہ کونسل میں سوال کرتے ہیں + ابھی پچھلے دنوں پنجاب کی قانونی کونسل میں جناب میر قاسم علی صاحب کی کتاب مہارشی کے متعلق سوالات ہوئے۔ آریہ سماج کی طرف سے کوشش کی گئی کہ اس کتاب پر مقدمہ چلایا جاوے

یہ آریہ سماج کی نکتہ چینی ہے

کہ وہ اس کا جواب دینے کی مقدرت نہیں رکھتی۔ اس لیئے چاہتی ہے کہ حکومت کو کھڑا کر کے انتقام لے۔

ایسا ہی مسلمان جب اس قسم کی کارروائی کریں اور حکومت سے مدد چاہیں تو میں اس کے یہی معنے سمجھتا ہوں کہ مسلمان جواب دینے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی کتابوں کا جواب دیا جاوے مشکل تو یہ ہے کہ ہمارے علماء سوء جس کام کی اہلیت نہیں رکھتے وہ اس میں مداخلت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب صحیح طریق ان کو بتایا جاوے تو وہ نفسانیت کی وجہ سے اسے اختیار نہیں کرتے +

ہمارے امام نے اس مقصد کے لیئے ایک خاص محکمہ تالیف و تصنیف قائم کیا ہے۔ اور اس کی غرض صرف یہ ہے کہ اسلام کے خلاف جس قدر کتابیں لکھی جاتی ہیں خواہ وہ کسی زبان میں ہوں ان کا جواب دیا جاوے اور حقایق و معارف اسلام کی اشاعت کا مستقل انتظام کیا جاوے +

ایسی کتابوں کے جواب نہ دینے سے یہ نقص بھی پیدا ہوتا ہے کہ بعض لوگ جو کمزور طبیعت کے ہوتے ہیں یا جن کے علمی اور مذہبی معلومات محدود ہوتے ہیں وہ شبہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اور جب دیکھتے ہیں کہ مسلمان جواب دینے کی بجائے مقدمہ بازی کی طرف آتے ہیں تو اور بھی شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح پر بھی ہم اپنے ہاتھ سے ارتداد کا راستہ تیار کرتے ہیں۔ اور دیوبندی حضرات نے تو ارتداد کی سزا قتل قرار دے کر اور بھی اسلام کو بدنام کر دیا ہے گویا

اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں مگر تلوار کے ذریعہ قایم رہ سکتا ہے

ایسے دشمنان اسلام کی موجودگی میں غیروں سے جھگڑا کرنا ایک غلط کاری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس قسم کے گندے لٹریچر کو جمع کیا جاوے اور اس کا ایک مستقل جواب دیا جاوے اور یہ کام ان لوگوں سے نہیں ہو سکتا + آج تک دیوبندی طایفہ نے اس خصوص میں کیا کیا ہے۔ جو آیندہ اُن سے توقع ہو +

بہر حال یہ طریق غلط اور یہ راستہ ہلاکت کا راستہ ہے۔ بے شک ہم اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ اس قسم کا فحش اور گندہ لٹریچر بند ہونا چاہیئے۔ مگر اس کے لیئے یہ طریق نہیں جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم اس امر کی بھی زور تائید کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کا قانون ضرور ہونا چاہیئے جو مذہبی مناظرات کی اصلاح کا موجب ہو۔ لیکن وہ قانون انہیں اصولوں پر ہونا چاہیئے۔ جن سے مذہبی آزادی میں خلل واقع نہ ہو۔ اور اس میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو +

اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہر مذہب کا ماننے والا اس امر کا پابند ہو کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے گا۔ اور دوسرے مذاہب پر دل آزار حملے نہ کرے گا۔ اور نہ ان کی مسلمہ کتابوں سے باہر کوئی اعتراض کرے گا + جبتک اس طریق کو اختیار نہ کیا جاوے اس دوبارہ کا انسداد مشکل ہے + پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ وہ احتجاجی جلسے کریں اور ریزولیوشن پاس کریں وہ ایسی کتابوں کا معقول جواب دیں۔ اور مناظرات مذہبی کی اصلاح کے لیئے ایک متفقہ معاہدہ یا قانون کی تجویز کریں۔ اس کے ساتھ ہی یہ کہدینا بھی ضروری ہے کہ جو صاحب کوئی ایسی کتاب یا رسالہ یا اخبار پڑھیں جس میں اسلام پر اعتراض کیا گیا ہو وہ ناظر تالیف و تصنیف قادیان کے پاس بھیجدیں۔ انشاء اللہ اس صیغہ کی طرف سے اس کا معقول جواب مناسب طریق پر شائع ہو سکے گا +

دار الامان کا ہفتہ

حضرت اقدس کی صحت الحمد للہ اچھی ہے + غالباً آپ چند روز کیلئے بغرض تبدیل آب و ہوا دریائے بیاس کے کنارے جائیں۔

اس ہفتہ میں آپنے خطبہ جمعہ کے علاوہ دو پبلک تقریریں فرمائیں ایک مسلم گروپ کے ماہواری جلسہ میں جو بعد نماز جمعہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اساتذہ اور صیغہ تعلیم کے ذمہ دار افسروں کو خصوصاً توجہ دلائی کہ وہ طلباء کے لفظ و لہجہ کی اصلاح کا خیال رکھیں۔ اور ایسا ہی ان کے اخلاق اور عادات کی نگرانی ضروری ہے + غرض ان کی تعلیم و تربیت کے سوال پر ان کو متوجہ کیا + دوسری تقریر آپ نے ۱۱- فروری ۱۹۲۵ء کو بعد نماز عصر انجمن میں جماعت کو مالی قربانیوں کے لیئے تحریک پر کی جس میں سکروپ اور تبلیغ کے بڑھتے ہوئے کام کے لیئے ایک لاکھ کی اپیل بھی آپ نے کی۔ جماعت قادیان نے معا تیرہ ہزار کے قریب نقد و وعدہ کی صورت میں پیش کیا +

۵- فروری ۱۹۲۵ء کی شب بابو محمد فاضل صاحب کلرک محمد عالم جو مدرسہ احمدیہ کی پانچویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا فوت ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس ہونہار بچہ کا جنازہ خود پڑھا۔ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین کو صبر جمیل

اسی سلسلہ میں دوسری خبر نہایت رنجدہ ہے وہ محترمہ حافظ نظیر بیگم صاحبہ کی وفات کی خبر ہے۔ جو ۶- فروری ۱۹۲۵ء کو ساڑھے چار بجے لودہانہ میں واقعہ ہوئی۔ اور ۷- فروری ۱۹۲۵ء کو مرحومہ کا جنازہ ان کے مخلص شوہر سید فضل الرحمان صاحب آف کرشل ہاؤس منصوری لے کر آئے۔ ان کے ہمراہ مرحومہ کے معزز بھائی بابو فضل محمد خان صاحب شملوی اور شیخ عبدالحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ شملہ اور سید حافظ عبدالوحید صاحب اور عزیز مکرم سید عبدالحی صاحب بھی تھے۔ بعد نماز عصر حضرت نے خود جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ کے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور خود جا کر بہشتی میں دفن کرایا۔ مرحومہ کی ذات سے احمدی مستورات کی بہت سی توقعات تھیں۔ محترمہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی وفات کے بعد احمدی خواتین میں یہ موت بہت ہی صدمہ رساں ہے۔ میں نے چونکہ مرحومہ کے متعلق ایک مبسوط مضمون تادیب میں لکھا ہے۔ اس لیئے اس وقت صرف اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ وہ قرآن مجید کی حافظ۔ انگریزی میں انٹرنس تک کی قابلیت اور عربی کی اچھی استعداد رکھتی تھیں۔ احمدی خواتین کی بہتری اور بھلائی کا درد ان کے دل میں تھا۔ اور سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ آیندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کے لیئے ایک جوش ان میں پایا جاتا تھا۔

اس صدمہ میں کرشل ہاؤس منصوری کے خاندان اور بابو فضل محمد خان صاحب کے ساتھ عموماً اور سید فضل الرحمن صاحب کے ساتھ خصوصاً عام ہمدردی ہے۔ اللہ تعالی مرحومہ کو اپنی رضا کے اعلے مقام پر اٹھائے۔ اور ان کی نیک اور پاک خواہشوں کے لیئے جو وہ احمدی قوم کے لیئے رکھتی تھیں پورا کرنیکے سامان کر دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین۔

ایک اور موت۔ ۱۱- فروری ۱۹۲۵ء کو برادر محمد امین خان صاحب تاجر شاہ جو قادیان میں ہجرت کر کے آئے ہوئے تھے۔ ٹائیفائیڈ بخار سے کوئی تین ہفتہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جنازہ پڑھا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ مرحوم تین بچے اور بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالے انہیں جنت الفردوس میں مقام رضا عطا فرماوے اور پس ماندگان کو صبر جمیل +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہر احمدی کی توجہ کے قابل

طاعون کا صحیح اور مکمل علاج

از

حضرت اقدس مرسل ربانی جری اللہ فی حلل الانبیاء مہدی معہود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر احمدی کو طاعونی ایام میں ان ہدایات پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے

چونکہ وبائے طاعون خدائی غضب اور قہر الٰہی ہے اور اس کے فرستادہ کی مخالفت اور بدکاریوں پر دلیری کی وجہ سے دنیا پر نازل ہوا ہے اس لئے اس کا صحیح اور مکمل علاج وہی ہو سکتا ہے جو اس کا فرستادہ بتلائے۔ بجز اس کے باقی سب راستے وشوار گزار ہی ہیں۔ ہاں خدا کے فرستادہ کے بتلائے ہوئے طریقے یقیناً بے خطا ہی ہوتے ہیں۔ پس وہ بے خطر راہ جو طاعونی ایام میں طاعون زدہ علاقوں میں اور طاعونی بیمار کے لئے ہو سکتی ہے وہی ہے جو خدا کا مرسل بتائے۔ وہی تجویز کارگر ہو گی انشاء اللہ۔ لہٰذا اسی بنا پر میں نے چاہا کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی بتلائی ہوئی ہدایات پر احباب کی توجہ کو پھیروں۔ جو اپنی قدر کے لحاظ سے نہایت ہی قیمتی اور شان میں بہت ہی بڑھی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طاعون کے لئے تین طرح کا علاج بتلایا ہے (۱) اسباب تندرستی اور قانون صحت۔ (۲) طبی علاج۔ (۳) روحانی علاج۔ اور ان تینوں قسم کے علاجوں میں سے ہر ایک پر ہی کاربند ہونے کے لئے تاکید فرمائی ہے پس میں ذیل میں تینوں قسم کے علاجوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی الفاظ میں ترتیب وار علیحدہ علیحدہ درج کرتا ہوں۔ اور احباب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ان ہدایات پر کامل طور پر کاربند ہو جائیں۔ اور ان کو ہمیشہ یاد رکھیں بلکہ اپنی قیمتی نوٹ بکوں میں ان کو درج کر لیں تا وقت پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ وھو ہذا۔ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

طاعون کسے کہتے ہیں

"طاعون مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا نشانہ خطا نہیں جاتا اور کثرت اموات بہت ہوتی ہے۔۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ طاعون بہت مہلک مرض ہے۔ اول سمجھ لینا چاہیئے کہ طاعون کیا ہوتی ہے۔ وہ ایک شدید تپ آتا ہے۔ غشی متلی دردِ سر نسیان ہوتا ہے ارزہ بہت ہوتا ہے۔ بے چینی اور سرسامگی ہوتی ہے پھر چند روز کے بعد ایک پھوڑا نکل آتا ہے کبھی تو وہ چھوٹی پھنسی ہوتی ہے اور کبھی زیادہ۔ اور کبھی یہ بن ران میں نکلتا ہے کبھی بغل کبھی گردن میں نکلتا ہے۔ یہاں تک کہ سرسام ہو جاتا ہے۔ غالباً یہ سب کچھ ایک گھنٹہ میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اسمیں ایک اختلاف ہے کہ آیا اصل پھوڑے ہیں یا تپ۔ ڈاکٹر تپ کو اصل بتاتے ہیں اور یونانی پھوڑے کو اصل ٹھہراتے ہیں۔ میرے نزدیک یونانیوں کی رائے صحیح ہے۔ کیونکہ توراۃ میں بھی پھوڑوں ہی کا ذکر ہے۔ ہاں تپ لازمی ہے۔۔۔۔ بعض اوقات تپ قائمقام ہوتا ہے اور کبھی نہیں بھی۔ بلکہ بیمار تپ سے پہلے ہی رخصت ہو جاتا ہے۔ غرض اصل تپ نہیں بلکہ پھوڑا ہے۔ پھوڑا اگر چیرا جاتا ہے اور مواد نکل جاتا ہے تو تپ بھی کم ہو جاتا ہے۔" (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

اسبابِ طاعون کیا ہیں

"یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ مرض چوہوں سے پھیلتا ہے یہ بھی منجملہ دیگر اسباب کے ایک سبب ہے۔۔۔۔ میں نے اس مرض کے اسباب کو خوب زیر نظر رکھ لیا ہے بات یہ ہے کہ اس مرض کے کئی حصے ہوتے ہیں۔ اس لئے طبیب کو مناسب اور لازم ہے کہ وہ ہر حصہ اور سبب کی رعایت ملحوظ رکھے۔۔۔۔۔ آج کل کی تحقیقات میں طاعون کی جڑ کیڑے اور اجرام صغیرہ ثابت ہوتے ہیں۔ میں بھی اس تحقیقات کو پسند کرتا ہوں کیونکہ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں جہاں یہ ذکر آیا ہے وہاں نغف اس کا نام رکھا گیا ہے اور نغف اس کیڑے کو کہتے ہیں جو بکری اور اونٹ کی ناک سے نکلتا ہے۔ اور اسے طاعون قرار دیا گیا ہے۔۔۔۔ دوسرا سبب پلیدی۔ تیسرا سبب کمیت۔ چوتھا سبب تپ۔ پانچواں سبب پھوڑے" (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

علاج قسم اول یعنی اسبابِ تندرستی اور قانون صحت

"یہ مرض پلیدی اور ناپاکی سے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں اچھی صفائی نہیں ہوتی۔ مکان کی دیواریں بدنما اور قبروں کا نمونہ ہیں۔ نہ روشنی ہے نہ ہوا آسکتی ہے وہاں عفونت کا زہریلا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے قرآن کریم میں جو آیا ہے۔ وانذرھم فاجعہ ص ۲۹

ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کرو۔۔۔۔۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے اس لئے لازم ہے۔۔۔ کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو۔ ہر نماز میں وضو کرو۔ جماعت کھڑی کرو تو خوشبو لگا لو۔ عیدین میں اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قایم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت اور عفونت سے روک ہو گی۔۔۔۔۔ کافور کا استعمال کرنا سنت ہے یہ اس لئے کہ کافور ایسی چیز ہے جو بہ ائی کیڑوں کو مارتی اور سمیت کو دور کرتی ہے انسان کے لئے ٹھنڈک پہنچاتی ہے بہت سی عفونتی بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ اس لئے قرآن میں حکم ہے کہ مومنوں کو کافوری شربت پلایا جائے گا اور آج کل بھی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ کافور جیسا ہیضہ کے لئے مفید ہے ویسا ہی طاعون کے لئے مفید ہے میں اپنی جماعت کو بتلاتا ہوں کہ یہ بہت بڑی مفید چیز ہے اور میرا اعتقاد ہے کیونکہ قرآن کریم نے بتلایا ہے کہ یہ جلن کو روکتا ہے اور سکینت اور تفریح دیتا ہے یہ ہم کو رغبت دلاتا ہے۔ کہ کافور کا استعمال کیا کریں آج کل ایک بات اور ثابت ہوئی ہے کہ کافور کے ساتھ حبدوارا استعمال کریں پس حبدوار کو لیکر سرکہ میں ملا کر گولیاں بنانی چاہیئے۔ اور دو دو رتی کی گولیاں بنا کر تازہ لسی کے ساتھ استعمال کرو۔ عورتوں اور بچوں کو یہ گولیاں روزمرہ اگر استعمال کروائی جائیں تو بہت مفید ہے۔۔۔۔ دراصل یہ مرض تو ایسا ہے کہ کسی علاج پر بھروسہ کرنا تو غلطی ہے۔ جبتک کہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل نہ ہو۔ مگر عام اسباب تندرستی اور قانون صحت میں سے حفظ ماتقدم بھی ایک عمدہ چیز ہے اور فائدہ مند ثابت ہوا ہے پس مناسب ہے کہ سمیت اور عفونت پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کیا جاوے۔ اور بعض تیز غذاؤں سے جو دوران خون کو تیز کرتی ہیں۔ جیسے بہت گوشت اور بہت میٹھا یا حد سے زیادہ دھوپ میں پھرنا یا سخت شدید محنت کرنا ان سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔ رعایت اسباب ہماری شریعت میں منع نہیں ہے۔۔۔۔۔ بوعلی سینا بھی اس امر پر زور دیتا ہے کہ ان گھروں کی صفائی کی جائے۔ کیونکہ جب تک سبب موجود ہے۔ نتیجہ زائل نہیں ہو سکتا طبیب کیا کر سکتا ہے۔ ماشہ دو ماشہ دوا دے گا۔ مگر وہ عفونت جو سانس کے ذریعہ اندر چلی جاتی ہے اس کو وہ دوا کیا کرے گی۔ اس گھر میں بیٹھکر طاعون کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ روی غذائیں اور سمی ہوائیں اس مرض کو بہت زیادہ پھیلانے اور خطرناک بنا دیتی ہیں۔ زمین کے نشیبی حصے سے ایسی سمی ہوائیں تنفس کے ذریعہ یا غذا کے ذریعہ انسان کے خون میں سمیت اور عفونت پیدا کرتی ہیں" (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

"حتی المقدور ہر روز غسل کریں اور پوشاک بدلیں اور بدبودیں گندی نہ ہونے دیں۔ اور مکانوں کی اوپر کی چھت میں رہیں اور مکان صاف رکھیں اور خوشبودار چیزیں عود وغیرہ گھر میں جلاتے رہیں اور کوشش کریں کہ مکانوں میں تاریکی اور حبس ہوا نہ ہو۔ اور گھر میں اس قدر ہجوم نہ ہو کہ بدنی عفونتوں کے پھیلنے کا احتمال ہو جہاں تک ممکن ہو گھروں میں لکڑی اور خوشبودار چیزیں بہت جلا دیں۔ اور اس قدر گھر کو گرم رکھیں کہ گویا گرمی کے موسم سے مشابہ ہو اور گندھک بھی جلا دیں۔ اور گھر میں بہت سے کچے کوئلے اور چونہ بھی رکھیں اور درد بخ غزنی کے ہار پر دروازہ پر لٹکا دیں" (اشتہار "دوائی طاعون")

گورنمنٹ کی ہدایات کے متعلق حکم

گورنمنٹ انگلشیہ نے ایک ضرورت اور اشد ضرورت کی وجہ سے۔۔۔۔ یہ قانون پاس کیا ہے کہ جس گھر میں طاعون کی واردات ہو اس گھر کے رہنے والے باہر نکال دیئے جاویں۔ اور عند الضرورت ہمسائے اور محلہ دار اور اشد ضرورت کی صورت میں گانوں کا گانوں ہی خالی کر دیا جاوے۔ بیمار الگ رکھے جاویں اور تندرست الگ رکھے جاویں۔ اور وہ مقام جہاں ایسے لوگ رکھے جاویں

ہلکی ہوا میں ایسی جگہ پر ہو۔ جس کے نشیب میں پانی نہ ہو اور خوب آمد رفت ہو سکے اور اس کے متصل ہی قبرستان بھی ہو تا کہ مرنے والوں کو جلدی دفن کر سکیں تا ایسا نہ ہو کہ ان کے تعفن سے ہوا اور زہریلی نہ ہو۔..... یہ اصول کہ جس گاؤں میں بیماری ہو وہاں کے لوگ الگ کئے جاویں اور آمد و رفت کے راستہ بند کئے جاتے ہیں۔ اور مریضوں کو ایک کھلے میدان میں رکھا جاتا ہے۔ اور بسا اوقات سارے گاؤں کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ گویا اس سرزمین سے سب کو نکالدیا جاتا ہے۔ ہماری کتابوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔..... میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ نے جس قدر ہدایات جاری کی ہیں وہ صحت کے لئے بہت مفید ہیں ×..... میں نے ان تجاویز پر جو گورنمنٹ نے مریضان طاعون کے متعلق شایع کی ہیں۔ غور کیا ہے اور میں بلا خوف لومۃ لائم کہتا ہوں کہ یہ تجاویز بہت ہی مناسب اور موزوں ہیں مثلاً یہ کہ اس گھر کو یا بعض اوقات عند الضرورت محلہ کو خالی کیا جائے اور مریض کو الگ رکھا جائے یہ سب بالکل درست اور ٹھیک ہے (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء) ×

گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے..... طاعون سے بچاؤ کیلئے ٹیکہ کی تجویز کی ہے..... لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے..... اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون وغیرہ امراض میں علاج کرانا گناہ نہیں ہے..... لیکن میں اس بات کو معصیت سمجھتا ہوں کہ خدا کے اس نشان کو مشتبہ کر دوں جیسا کہ ٹیکے کے لگانے سے جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور میں اس کے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک کر کے ٹیکا کی طرف رجوع کرنا نہیں چاہتا اور اگر میں ایسا کروں تو یہ ایسا گناہ میرا قابل مواخذہ ہوگا.... ... میرے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے۔ اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً اور مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا۔ (کشتی نوح)

علاج قسم دوم یعنی طبی علاج

کونسا علاج بہتر ہے

"یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الٰہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشان الٰہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھ اسکے خدا تعالیٰ اپنے کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھا دے یا کوئی دوا بتلا دے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ مارج نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے۔ جس کی طرف سے وہ نشان ہے" (کشتی نوح)۔ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ کیا ہم دوا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں دوا کرو۔ کوئی مرض ایسا نہیں کہ جس کی دوا نہ ہو۔ ہاں یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی ہیڈ یا ڈاکٹر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ فلاں دوا فائدہ کرے گی"۔ (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

علاج طاعون

(۱) "ہم بھی ایک دوا تیار کر رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ مند ہوگی ×..... میں نے بھی ایک دوا تیار کرنی چاہی ہے۔ اور میں اس کے تیار کرنے میں لگا ہوا ہوں"۔ × (تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء)

(۲) "ایک دوا علاج طاعون کے لئے یہ صرف مبلغ دو ہزار اپنی خسو روپیہ میں تیار ہوئی ہے۔ اور ساتھ اس کے ظاہر بدن پاش کرنے کے مرہم عیسیٰ بھی بنائی گئی ہے۔ یعنی وہ مرہم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان چوٹوں کے لئے بنائی گئی تھی جبکہ نا اہل یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچا تھا۔ یہی مبارک مرہم چالیس دن برابر جناب مسیح علیہ السلام کی ان صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی گویا دوبارہ زندگی ہوئی۔ یہ مرہم طاعون کے لئے بھی نہایت درجہ مفید ہے۔ بلکہ طاعون کی تمام قسموں کے لئے فائدہ مند ہے مناسب ہے کہ نعوذ باللہ بیماری طاعون نمودار ہو تو فی الفور اس مرہم کو لگانا شروع کر دیں کہ یہ دوا کمیت کی مدافعت کرتی ہے اور پھیپھڑے کو تیار کر کے ایسے طور سے پھوڑ دیتی ہے کہ اس کی کمیت دل کی طرف رجوع نہیں کرتی اور نہ بدن میں پھیلتی ہے لیکن کہانیکی دواؤں کا نام ہم نے تریاق الٰہی رکھا ہے۔ اس کے استعمال کا طریق ہم نے یہ رکھا ہے کہ اول بقدر فلفل گرد کھانا شروع کریں۔ اور پھر حسب برداشت مزاج بڑھاتے جاویں۔ اور ڈیڑھ ماشہ تک بڑھا سکتے ہیں اور بچوں کے لئے جن کی عمر دس برس سے کم ہے۔ ایک یا ڈیڑھ رتی دیجا سکتی ہے اور طاعون سے محفوظ رہنے کے لئے جب یہ دوا کھائیں تو مفصلہ ذیل دواؤں کے ساتھ ان کو کھانا چاہیے کیمفر کو۔ ۵ قطرے۔ وائم اسکاک۔ ۹ قطرے۔ سپرٹ کلورافارم ۵ قطرے۔ عرق کیوڑہ۔ ۵ تولہ۔ عرق سلطان الاشجار یعنی سرس ۵ تولہ۔ باہم ملا کر اور ان چار پانچ ڈاکر گولی کھانے کے بعد پی لیں۔ اور یہ خوراک اول حالت میں ہے۔ ورنہ حسب برداشت کیمفر کو ساٹھ بوند تک اور وائم اسکاک چالیس بوند تک اور سپرٹ کلورافارم ساٹھ بوند تک اور عرق کیوڑہ بیس تولہ تک اور عرق سرس یعنی سلطان الاشجار پچیس تولہ تک ہر ایک شخص استعمال کر سکتا ہے بلکہ مناسب ہے کہ وزن کردہ کے اندر فائدہ حسب تجربہ تحمل طبیعت ان ادویہ کو بڑھاتے جائیں تا پورا وزن ہو کر جلد طبیعت میں اثر کرے مگر بچوں کو بلحاظ عمر کے کم مقدار دینا چاہیئے۔ اگر تریاق الٰہی میسر نہ آ سکے تو ہر عمدہ جدوار کو سرکہ میں بیسکر بقدر سات رتی بڑوں کے لئے اور بقدر دو دو رتی چھوٹوں کے لئے گولیاں بنا لیں اور اس دوا کے ساتھ صبح اور شام کھائیں..... اگر یہ دوا یعنی تریاق الٰہی کے لئے دوا یعنی تریاق الٰہی دنیا بیطس کیلئے یا اختناق الرحم کے لئے یا داغ اور نخاع اور اعصاب اور معدہ کی کمزوری کے لئے یا عمومی قوی کی کمی کے لئے استعمال کرنی ہو تو کوئی اور دوا وغیرہ عرقیات کھلانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ ہاں وزن حسب برداشت بڑھا دیں اور یہ دوا حسب الہام الٰہی تیار ہوتی ہے"۔ (اشتہار دوائی طاعون)

(۱) "ایک اور خوشخبری ناظرین کو دیتا ہوں کہ اس جلسہ میں یہ بھی تجویز ہوئی ہے کہ ایک مبارک اور مسرت الاثر دوا جس کا نام مریم عیسیٰ ہے اس موقعہ پر تیار کی جائے۔ جلیل الشان مریم ہے جس کا مذکرہ جالینوس کے بیقاریا حادق عیسیٰ کی تالیفات میں پایا جاتا ہے اور تمام اطباء حاذقین کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا ہندی اور کیا اہل اسلام سب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یہ مرہم ہر ایک قسم طاعون کیلئے مفید ہے۔ اور شیخ الرئیس بوعلی سینا بھی اس کی تعریف کرتا ہے×..... الہام الٰہی سے یہ مرہم تیار کی گئی..... یہ معجزہ ہے کہ یہ مرہم علاوہ زخموں کے ہیضہ کی ہر ایک قسم کی طاعون کیلئے بھی مفید ہے"۔ × (روئیداد جلسہ طاعون)

(۴) میں نے طاعون کے علاج کے لئے ایک مرہم بھی تیار کی ہے یہ ایک پرانا نسخہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت سے چلا آتا ہے اس کا نام مرہم عیسیٰ ہے۔ اگر زمانہ کے تعصب سے بعض دواؤں میں تبدیلی ہو گئی ہے..... اور درحقیقت قرابادینوں کے تمام کتابوں میں جو بعض جگہ اختلاف نسخوں کا پایا جاتا ہے اسکا یہی سبب ہے۔ مگر ہم نے بڑی کوشش سے اصل نسخہ[1] تیار کیا ہے اس مرکب کا نام مرہم عیسیٰ ہے۔ اور مرہم حواریین بھی اسے ہی کہتے ہیں اور مریم المسیح بھی اس کا نام ہے..... غرض یہ مرہم عیسیٰ حضرت عیسیٰ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے اور اس میں اتنا کہ تاثیر زخموں اور جوڑوں کے اتحا کرنے کی پائی جاتی ہے اور یہ مرہم طاعون کو بہت فائدہ کرتی ہے۔ اور طریق استعمال یہ ہے کہ ان مقامات پر اس کی مالش کی جائے جہاں اکثر طاعون کا دانہ نکلتا ہے جیسا کہ کانوں کے آگے۔ اور گردن کے نیچے اور بغلوں کے اندر اور کنج ران۔ یا سوا اس کے جدوار کی سرکہ کے کیساتھ گرگیں بنا کر جبہ رتی کے قریب ہر روز وہ گولیاں چھاچھ کے ساتھ کھایا کریں۔ اور سپرٹ کیمفر اور کلورافارم۔ اور وائم اپیکاک باہم ملا کر جو بیس بیس قطرہ سے زیادہ نہ ہو مساوات تولہ اس میں پانی ڈالدیں اور قوت رمانی کی اس دوا کے ساتھ جیسا کہ ہم نے تریاق الٰہی لکھا ہے۔ تین وقت صبح دوپہر شام استعمال کریں۔ اور تریاق الٰہی نہ مل سکے تو صرف ان عرقیات کو طریق مذکور بالا کے ساتھ پی لینا اور جدوار کی گولیاں ہی کھاتے رہنا انشاء اللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اور بچے جن کی عمر دس بارہ سال تک ہے ان کے لئے تین قطرے کافی ہے"۔ (ایام الصلح) (۵) "مرہم حواریین جس کا دوسرا نام مریم عیسیٰ بھی ہے یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہے جو زخموں اور جراحتوں اور تیز زخموں کے نشان معدوم کرنے کے نہایت نافع ہے..... مرہم حواریین کہ مسمی است بمریم سلیخا و مریم رسل و آن را مریم عیسیٰ نیز نامیدند اجزائے این نسخہ دوازدہ عدد است کہ حواریین بحضرت عیسیٰ علیہ السلام ترکیب کردہ برائے تحلیل اورام و خنازیر و طواعین و تنقیہ جراحات از گوشت فاسد

---

[1] اصل نسخہ مرہم عیسیٰ کا جس کا ذکر اوپر ہے اس زمانہ سے آج تک صرف کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور میں ہی تیار ہوتا ہے اور اب بھی ضرورتمند احباب حکیم مذیر حسین صاحب کا کارخانہ مرہم عیسیٰ مبارک مزنگ لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔ [2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی نسخہ تریاق الٰہی کا بھی کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور میں موجود ہے نیز روغن حب جدوار اور عرق دافع طاعون کا رخانہ مرہم عیسیٰ سے مل سکتا ہے۔ منیجر

داو ساخ جہت رویانیدن گوشت تازہ سودمند" (ست۔ بچن)

(۶) "مرہم عیسیٰ..... چوٹ وغیرہ زخموں کے لئے بہت مفید ہے۔

..... یہ نسخہ مرہم عیسیٰ کا ... الہامی ہے اور اس وقت جبکہ مسیح علیہ السلام کو صلیب پر کسی قدر زخم پہنچے تھے انہیں دنوں میں یہ دوائیں خدا تعالیٰ نے بطور الہام یہ دوائیں ان پر ظاہر کی تھیں"، (کتاب البریہ

(۷) "ایک نسخہ ہے جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے جو طب کی صدہا کتابوں میں لکھا ہوا پایا جاتا ہے..... اور جن کتابوں میں او دیہ مفردہ کے خواص لکھے ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ ان چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضربہ یا سقطہ سے لگتی ہے اور چوٹوں سے جو خون جاری ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہو جاتا ہے اور چونکہ اس میں مرہمی داخل ہے اس لئے زخم میں کیڑا بھی نہیں پڑتا ہے اور یہ دوا طاعون کے لئے بھی مفید ہے اور ہر قسم کے پھوڑے پھنسی کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں بعض دوائیں اکسیر کا سا درجہ رکھتی ہیں..... اس دوا کی تعریف میں اس قدر کافی ہے کہ مسیح تو اوروں کو اچھا کرتا تھا مگر اس دوا نے مسیح کو اچھا کیا" (مسیح ہندوستانیں)

(۸) "ان مرہم عیسیٰ بفع کل انواع الحکۃ والجرب والطاعون القروح وغیرہا من الامراض التی تحدث من فساد الدم (تحفۃ الموز) وغیرہ وغیرہ

علاج قسم سوم یعنی روحانی علاج

"وہ ایک دلیل اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی حقیقت کو سمجھانے کے لئے پیش کی ہے اور وہ انبیاء علیہ السلام کے مہری معجزات ہیں..... پہلے اس کو اور دلیل میں پیش کیا ہے کہ بعض امراض اس شدت اور ہیبت سے پھیلتی ہیں کہ جنہوں نے اس کا دورہ دیکھا ہوگا وہ کہہ سکتے ہیں کہ قیامت ہی نمونہ ہوتا ہے مجملاً ان امراض شدیدہ کے ایک طاعون بھی ہے جو اس وقت ہمارے ملک میں پڑی ہوئی ہے..... مجھے افسوس ہے کہ باوجودیکہ یہ امراض بہت بری طرح پھیل رہا ہے اور ملک کے ایک بڑے حصہ کو تباہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ لیکن میں نہیں دیکھتا کہ لوگوں کو ایک کہا جانے والا غم پیدا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ توبہ استغفار میں مصروف ہوں میں نہیں دیکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوں یا نمازوں کی پابندی کا التزام کرتے ہوں۔ بلکہ ظلم اور جبر اخلاقی کے طریقے استعمال میں آرہے ہیں..... قرآن کریم میں بھی یہود یوں کی نافرمانی پر طاعون سے ہلاک کرنے کا ذکر ہے۔ ان مقامات توراۃ اور قرآن کریم پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ یہ انسان کی نافرمانی اور بدکاری سے علاقہ رکھتی ہے۔ کیونکہ سنت اللہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت کے وقت اسی بیماری سے ہلاک ہوئے یہ خدا تعالیٰ کا ایک قہری نشان ہے جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ یہ قیامت کا نشان ہے۔ اس سے قیامت صغریٰ پیدا ہوتی ہے ✕..... دراصل جو زمین بدکاریوں اور جفا کاریوں سے لعنتی زمین ہو جاتی ہے اس میں یہ سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے خوفناک طریق پر وہ مبتلائے عذاب ہو جاتی ہے..... متقی بن جاویں۔ دوا بھی کریں اور دعا بھی کریں دعا میں پیشگوئیاں دعاؤں سے ٹل سکتی ہیں۔ یہاں تک کہ دوزخ کا وعید بھی ٹل سکتا ہے۔ لوگ اس طرف توجہ کریں اور رجوع کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس ملک اور خطہ کو محفوظ کر لے گا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے..... طاعون تمہاری اپنی شامت اعمال سے آئی ہے شر طبکہ لوگ راہ راست اختیار کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ بدکاریاں۔ زنا کاریاں۔ چوریاں۔ اور ہر ایک قسم کے مکر و فریب اور بداعمال چھوڑ کر ہر طرح کی بداعمالیوں سے اجتناب نہ کریں۔ تو سخت خطرہ اور اندیشہ ہے۔ اور ایک سہمناک اور ترسناک نظارہ ہمارے سامنے ہے..... بات یہ ہے کہ ہم کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور سعادت مندی کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں تب ہی کچھ ہوتا ہے۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ خدا کسی کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ خود اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے ✕..... کہاں تک انسان غفلت کریگا اس دن سے ڈرنا چاہیئے جب ایک ہی دفعہ ہی دبا آپڑے اور تباہ کر ڈالے۔ حدیث میں آیا ہے کہ قبل از وقت دعا قبول ہوتی ہے خوف و خطر میں جب انسان مبتلا ہوتا ہے تو ایسے وقت میں تو ہر شخص دعا اور رجوع کر سکتا ہے سعادتمند وہی ہے جو امن کے وقت دعا کرے ✕ انسان ان لوگوں کی حالت کا معائنہ کرے جو اس خطرہ میں مبتلا رہیں ✕..... پس خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لو اور نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ کبھی لوگ ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ نمازیں معاف نہیں ہوتیں پیغمبروں کو بھی معاف نہیں ہوئیں۔ ایسی زندگی چاہیئے جو بالکل نئی ہو۔ استغفار کی کثرت ہو جنکو بہت کثرت اشغال ہو ان کو زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ ملازمت پیشہ لوگوں کے اکثر فرائض فوت جاتے ہیں۔ بعض اوقات ظہر اور عصر کا جمع اور مغرب و عشاء کا جمع کرنا..... ترک نماز میں کبھی بجا عذر بجز اپنے نفس کے کچھ پن کے اور کچھ نہیں۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ میں ظلم نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی بجا لاؤ..... بس بالآخر میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے سچا رشتہ قایم کرو،، ✕

(تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء) ✕ "سب سے ضروری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں۔ دل کو صاف کریں اور نیک اعمال کی طرف مشغول ہوں۔،، (اشتہار دوائی طاعون)۔ "وہ تعلیم جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے۔ نیچے لکھدیتا ہوں" تعلیم

"واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جبتک کہ دل کی عزیمت سے اسپر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا کے کلام میں یہ وعدہ ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری میں ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میری اس خاکدان کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ انکا ایک قادر و قیوم خدا ہے اور خالق الکل ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے..... یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اسپر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے زادوں پر اور اس کے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کیساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تم میں اور اس میں جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جاویں اور تمہارا سر ہر وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ تم مصیبت کو دیکھکر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی بات پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیتی سے مخلوق بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ..... خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش کرو اور اپنے موٹی کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے ✕..... تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اسکو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی۔ اگر تمہارے کسی پہلو میں کبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت اور ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی چھوڑ دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی تذلیل کرو تا تم بخشے جاؤ..... بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا شکی اس کا قرب حاصل نہیں حاصل نہیں کر سکتا ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرتمند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں اور چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے دور ہے..... سچے دل اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو..... اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ بھی ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے..... نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کے لئے اب کوئی رسول نہیں اور شفیع مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور کسی غیر کو اسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا کہ

آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ..... یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے اضافہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا۔ جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر نبی کا لقب پاتا..... سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا..... خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے ×..... ان سب باتوں کے بعد میں پھر کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا۔ دیکھو میں یہ کہکر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے اسکو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو اور دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز دعا کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ کو نہیں چھوڑتا اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی اور بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں نہیں لگا رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اسپر بداثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروف میں جو خلاف قرآن نہیں ہے ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد و خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب کے ساتھ نرمی اور احسان سے معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے وہ کینہ پرور آدمی ہے اور میری جماعت میں سے نہیں ہے ہر ایک شخص جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو مرد اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروف میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور وہاں ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور انکا ہمنشیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانیوالا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ نہیں ہو سکتی ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملی ہے..... جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی ×..... چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے ×..... تم اس وقت بنو گے جبکہ تم اس کے ہو جاؤ گے ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے دروازہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی..... میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا ہے۔ تم اپنے دلوں کے دروازہ کو ولدتا ان میں داخل ہو اس دودھ کے لئے تم بچے کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان کو خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔ کیا ہی دشوار گذار راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر ان کے لئے آسان کیجائی ہے جو مرکی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں گر پڑتے ہیں..... جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا اسی کے لئے تم پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تھوڑا ہے اور کار عمر نما پیدا تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے۔ اور زباں کاری کا موجب ہو اور پاس سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو وغیرہ × (کشتی نوح)

نوشتہ خاکسار نذیر حسین احمدی لاہور

دفد خلافت کی ناکام واپسی

ہندوستان میں خلافت کمیٹی نے جو وفد ابن سعود اور شریف حسین میں صلح کرانے اور عرب میں جمہوریت قایم کرانے کے لئے بھیجا تھا وہ نہایت ناکامی اور نامرادی کے ساتھ واپس آیا۔ وفد کو حجاز میں جو مشکل پیش آئی اس سے ناظرین واقف ہیں آخری لمحہ تک وفد مذکور ابن سعود کو گفت و شنود پر آمادہ کرنے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔ اور بالآخر ۳۰ جنوری ۱۹۲۵ء کو نامراد واپس ہوا۔ معزز ہم عصر وحدت نے خوب لکھا ہے کہ "اب ہم وفد سے یہ مفصل سننے کے مشتاق ہیں کہ آیا تبدیل آب و ہوا کے علاوہ کوئی اور فائدہ بھی اس صرف زر کثیر اور تضیع وقت سے حاصل ہوا یا نہیں؟ اور سلطان ابن سعود کی جو مدح سرائی اور قصیدہ نگاری یہاں کی جاتی تھی اس کا اتنا بھی معاوضہ نہیں ملا کہ اے کاش! کہ وہ اراکین وفد کا حرف مطلب سننے کے لئے اپنا گوش شنوا چند لمحہ کے لئے مستعار دے سکتے؟"

ناظرین! خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا ضرور دیں؟

آزمودہ را آزمودن خطاست

ہندوستان کے مسلمان پہلے سے جانتے تھے کہ ان کے وفود اور ان کی درخواستوں کی کیا قیمت ہوا کرتی ہے خلافت کمیٹی کا کوئی وفد آج تک کامیاب نہیں ہوا خلافت کے عزل و نصب پر جب خلافت کمیٹی نے وفد بھیجنا چاہا تو ترکوں نے اجازت ہی نہیں دی۔ اور ان کی درخواستوں کو ٹھکرا دیا۔ اب حجاز و نجد کی صلح کے لئے ہندوستان کے مسلمانوں کے نمائندے (بخیال خویش) اجدہ تشریف لے گئے تھے اس کا نتیجہ بھی ظاہر ہو گیا خلافت کمیٹی کو اس سے سبق لینا چاہیئے وہ انگریزوں کو بلا وجہ کوستے رہتے ہیں اب مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ گھر میں ان کی کیا قیمت کیا ہے۔ دوسرے ممالک کے مسلمان ان کی بات سننا تک گوارہ نہیں کرتے۔ اب مناسب ہے کہ ان بکھیڑوں کو چھوڑ کر خدمت اسلام کی صحیح راہ اختیار کریں ان وفود سے نہ پہلے کچھ ہوا اور نہ اب ہونے کی توقع ہے مسلمانوں کے لئے اب ایک ہی راہ باقی ہے کہ وہ

اعتصام بحبل اللہ کریں

اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو ارادہ فرمایا ہے اس کے ساتھ ہو جائیں۔

چھ لاکھ مسلمان یورپ میں

مرد یہ وہی ملک ہے جسکے شہزادے کے قتل پر تمام ملک یورپ میں جنگ چھڑ گئی تھی اور پورے چھ سال تک رہی تھی اسکی حکومت عیسائی ہے۔ مگر وہاں مسلمانوں کی تعداد بھی چھ لاکھ ہے انمیں عربی جرمنی انگریزی فرانسیسی اطالوی روسی زبانیں جاننے والے کثیر التعداد مسلمان فاضل موجود ہیں لیکن مسلمانوں کا وہاں ایک بھی اخبار نہیں ہے حالانکہ جنگ سے پیشتر مسلمانوں کے ۳ سیاسی اور ۶ علمی رسائل تھے یہ لوگ باہر کی امداد کے طالب ہیں اور ہندوستان اور چین کے مسلمانوں سے رابطۂ اتحاد کے خواہشمند ہیں۔

عورتیں سرکاری خدمات سے برطرف

ترکی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ عورتیں سرکاری دفتروں کی ملازمت پر بحال نہیں رکھی جا سکتیں۔ اسوقت جتنی عورتیں سرکاری دفتروں میں ملازم ہیں ان کے تقرر کو عارضی سمجھنا چاہیئے۔ حکومت کو اس قانون کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اسلیئے کہ خواتین میں وہ قدرت اور اہلیت نہیں ہے جو کاروبار کی مشقت روزانہ معاملات کی محنت اور روزانہ مشکلات کیلئے مردوں میں پائیجاتی ہے۔ عورتیں حکومت کے معاملات میں وہ صبر و تحمل نہیں دکھا سکتیں جو مختلف امور میں قدرتاً ضروری ہے

یونانی بطریق کو ترکی حکومت نے خارج از بلد کر دیا تھا

یونانی حکومت چاہتی تھی کہ معاملہ عدالت ہیگ کے سپرد کر دیا جاوے لیکن ترکی نے جواب دیا ہے کہ داخلی معاملات میں کسی بیرونی طاقت یا جماعت کی مداخلت گوارا نہیں ہو سکتی۔

سلسلہ کی ضروریات کے لئے ایک لاکھ روپیہ مطلوب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد کہ تین ماہ میں جمع کرو

جماعت احمدیہ قادیان کے ایثار و اخلاص کا اظہار

ایک گھنٹہ میں تیرہ ہزار کے قریب نقد وعدے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ سے پہلے جب جماعت سے مشورہ لیا تھا تو حقیقت کو کھول کر بیان کر دیا تھا۔ کہ جماعت کو ان اخراجات کے برداشت کرنے کے لیئے تیار رہنا چاہیئے جو اس سفر اور بعد سفر ضروریات تبلیغ پر ہوگا۔ جماعت نے اس کا یقین دلایا اور خدا کے فضل اور رحم سے یہ سفر جس کامیابی ..... کا پیش خیمہ ہے۔ اس کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن قدرتی طور پر سلسلہ کے مالی معاملات پر اس کا اثر لازمی تھا۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کی واپسی کے بعد دوسرے حالات اور واقعات نے جو آپ کو پیش آئے۔ سلسلہ کی مالی مشکلات کا آپ کی صحت پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ جلسے کی مصروفیت اور بعض دوسرے جلسہ کی مصروفیت اور بعض دوسرے امور مہمہ میں آپ کی مشغولیت نے اب تک کوئی موقع نہ دیا۔ کہ آپ جماعت اس رقم کے لئے جو سفر یورپ اور اس کے نتائج کی تبلیغی ضروریات کے جمع کرنے کی طرف توجہ دلا سکتے۔ لیکن اب آپ نے موقع نکال کر جماعت احمدیہ کو اس کے مالی فرض اور قرض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ ۱۱۔ فروری ۱۹۲۵ء کو بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں آپ نے

ایک لاکھ روپیہ کے لیئے اپیل سنایا

قادیان کی جماعت کی خوش قسمتی میں کیا شبہ ہے کہ

برکاتِ خلافت کو سب سے پہلے حاصل کرتی ہے

اور اس طرح پر اسے قدرتی طور پر سابق بالخیرات ہونے کا فضل ملا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ابھی تقریر کر ہی رہے تھے کہ احباب نے اپنے چندہ پیش کرنے شروع کر دیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت سے ایک لاکھ روپیہ کا اپیل کیا ہے اور اس رقم کو تین ماہ یعنی ۱۵۔ مئی ۱۹۲۵ء تک ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ قادیان کے غریب مگر دل کے امیر مہاجرین نے جب حضرت خلیفۃ المسیح کے منہ سے

من انصاری الی اللہ

کے الفاظ سنے تو پورے اخلاص اور جوش کے ساتھ

نحن انصار اللہ

کی صدا بلند کی۔ اور یہ صرف لفظاً نہیں بلکہ اس کے ساتھ عمل کی روح تھی۔ چنانچہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر نقد و وعدہ کی صورت میں

قریباً تیرہ ہزار روپیہ جمع ہو گیا

جماعت قادیان ساری کی ساری اس موقع پر موجود نہ تھی اس لیئے کہ پورے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تقریر کا اعلان نہیں ہو سکا تھا۔ تاہم جس عقیدت اور اخلاص کے ساتھ مہاجرین قادیان نے اپنے جذبہ ایثار و قربانی کا اظہار کیا ہے۔ وہ ہر چند قابل ستائش و تقلید ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ مہاجرین قادیان جن برکات اور فیوض کے مورد اور مظاہر ہیں اس کے شکریہ میں اس کا نام قربانی یا ایثار رکھنا بھی وہ اپنے لیئے ایک شرم سمجھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہم پر ایسے احسان کیئے ہیں کہ اس نے ہم کو

اپنے رسول کے تخت گاہ میں رہنے کا شرف دیا

ہم حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اور جانشین کے منہ سے تازہ بتازہ معرفت کی باتیں سنتے ہیں اور اس کی دعاؤں اور توجہ سے فیض پاتے ہیں اور جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے حقیقت میں اسی کے فضل اور فیض کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ پس اگر ایک مہینے کی آمدنی دے رہے ہیں تو یہ بھی اس کا احسان ہے۔ وہ سال بھر کی آمدنی نہیں لے رہا ہے بیشک ہم مہاجرین کے لیئے یہی قابل فخر امر ہے کہ ہم سب سے پہلے اس لازوال دولت اور نعمت کو پاتے ہیں۔ جو دوسروں کے پاس بعد میں جاتی ہے۔ غرض حضرت کی اس اپیل پر مجھے تو لفظ ارشاد پیارا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی حضرت کا احسان ہے کہ وہ اس کو اپیل فرماتے ہیں) +

قادیان کے مہاجرین نے تیرہ ہزار کے قریب دیا ہے اور ابھی کام جاری ہے۔ ناظر بیت المال کا اندازہ ہے کہ یہ رقم بیس ہزار تک ہو جائے گی۔ اگر قادیان کی جماعت نے بیس ہزار دیا تو ساری جماعت یقیناً کم از کم ایک لاکھ جمع کرے گی۔ اس سے پہلے کوئی ایسی تحریک نہیں ہوئی کہ مطلوبہ رقم سے دو چند کے قریب جمع نہ ہوئی ہو۔ میں اس وقت اس سے زیادہ کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ حضرت اقدس کا اپیل شائع ہو رہا ہے۔ ان الفاظ میں جو برکت اور خداداد اثر ہے۔ وہ دوسروں میں نہیں میں نے شمولیت ثواب کے لیئے اور اس تحریک کو بطور خبر احباب تک پہنچانیکے لئے یہ نوٹ لکھدیا ہے۔

کوئی احمدی اس تحریک میں شمولیت سے رہ نہ جاوے یاد رکھو کہ بڑے بڑے فضل آنے والے ہیں۔ اور کامیابیاں تمہارے انتظار میں ہیں۔ یہ ادنیٰ درجہ کی قربانیاں ہیں جو جو ہماری تطہیر کا موجب ہوں گی۔ اور ہم کو ان فیوض کے حصول کے قابل بنائیں گی۔ ایک لاکھ روپیہ کے جمع کرنیکے لیئے ہر احمدی کو ایک ماہ کی آمدنی دینی ہوگی۔ یہ تو ارشاد ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے قلب میں اس سے بڑھ کر قوت اور جوش پاتا ہے۔ اور وہ اس سے زیادہ دینا چاہتا ہے تو یقیناً وہ اپنے لیئے خدا کے فضلوں کے دروازوں کو بہت وسیع کرتا ہے +

پس تین ماہ کے اندر اندر ہر شخص کو اپنی ماہوار آمدنی ادا کر دینی چاہیئے یہ تمام رقوم ناظر بیت المال کے نام بھیجی جاویں اور کوپن منی آرڈر پر چندہ خاص لکھدیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس چندہ خاص کی وجہ سے ماہواری اور مستقل چندوں پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس خدمت کے لیئے توفیق دے۔ اور ہماری اس ادنیٰ قربانی کو قبول فرماوے آمین۔

خوب یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ نے جس کام کا ارادہ کیا ہے اس کو اب کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ یہ تو اس کا فضل ہے کہ وہ ہم کو اس خدمت کے لیئے موقع دیتا ہے ورنہ سچ یہی ہے ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہند اے اخی ورنہ
فضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

تصویر و فد

بعض احباب تصویر وفد جو گذشتہ پرچہ میں شائع ہوئی ہے اس کی ایک کاپی مانگتے ہیں۔ انہیں یاد رہنا چاہیئے کہ چار کاپی سے کم میں نہیں بھیج سکتا۔

اس تصویر کے تیار کرانے پر امید سے زیادہ خرچ ہوا ہے۔ بایں چار آنہ ایک تصویر کی قیمت کچھ بھی نہیں۔

منیجر

دنیائے اسلام کا ہفتہ

صدر جمہوریہ ترکیہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا فروری ۱۹۲۵ء میں فرانس جائینگے

جمعیۃ العلماء سوڈان نے ایک جلسہ منعقد کرکے یہ فیصلہ کیا ہے کہ خطبۂ جمعہ میں شاہ مصر کے لیئے دعا کیجائے کیونکہ اب تک خلافت اسلامیہ کی بیعت ان سے نہیں کی گئی۔

غازی امیر عبدالکریم نے اعلان کیا ہے کہ اسپین اور جمہوریہ ریف کے درمیان صلح کی کوئی گفت و شنید نہیں ہوئی۔ ایک سال سے اسپین ہمارے پاس آدمی بھیج رہے ہیں مگر ہمنے انھیں نفرت کے ساتھ رد کر دیا ہے۔ وہ ہمارے شرایط قبول کرنے پر مجبور ہیں اگر انھوں نے ایسا نہیں کیا تو وہ دن قریب ہے کہ ہماری فوجیں سمندر تک پونہچ جاویں۔

طنجہ طوان کے قریب ریف اور ہسپانیہ کی فوجوں میں کئی گھنٹہ تک معرکہ کارزار گرم رہا۔ ہسپانوی فوج کو شکست ہوئی اس فوج کا کمانڈر اور پانچ دوسرے افسر مارے گئے۔ اور بہت سا سامان افواج ریف کے قبضہ میں آیا۔

امام یحییٰ حاکم یمن کی فوجی امداد پونہچ گئی ہے اور حدیدہ پر حملہ کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔

مصر کی مغربی سرحد پر اطالوی فوجیں جمع ہو رہی ہیں فوجوں کی اس نقل و حرکت سے آیندہ کے انقلابات کا اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔

مصر میں انتخاب جدید کا جو معرکہ گرم تھا محلہ کبیر کے بلوہ اور فساد کیوجہ سے سر دست ملتوی ہو گیا ہے تمام الزام زاغلول پارٹی کے ذمہ لگایا جاتا ہے۔

ابن سعود نے خاندان شریف کے ساتھ صلح کرنے سے بالکل انکار کر دیا ہے۔

سرحد عراق کے قریب نجدی فوج کے اجتماع سے عراق میں کھلبلی پڑ گئی ہے فیصل الدردیش نہایت جانفشانی سے نجد کے شمالی حصوں کی تنظیم میں مصروف ہے۔

یونانی بطریق کے اخراج نے ترکی اور یونانی میں جو کشیدگی پیدا کی تھی وہ کم ہو رہی ہے۔

یونانی اپنا دارالسلطنت ایتھنز سے سالونیکا تبدیل کرنے کی فکر میں ہیں۔

زکے ناظر حربیہ تحسین پاشا نے امیر عبداللہ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ابن سعود کا پاؤں امیر علی کے ہوائی جہاز کے گولہ سے اوڑ گیا ہے اور آل سعود کے چار آدمی زخمی ہوئے ہیں۔

بمبئی کے بعض حلقوں میں یہ افواہ ہے کہ ابن سعود نے جدہ فتح کر لیا ہے۔ یہ خبر تصدیق طلب ہے۔

وزارت معارف جمہوریہ ترکی نے تین ترکی طلبہ کو وظیفہ دیکر سوئٹزرلینڈ کی تعلیم اور کمال کے حصول کیلیئے پیرس بھیجا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ترکی کی حکومت کدھر جا رہی ہے۔

جماعت فلق کے جدید جنرل سکرٹری عصمت پاشا کے مشورہ سے رجب بے فرار ہو گئے ہیں۔

سیام کے مسلمانوں کے ارتداد کے متعلق اخبار وکیل کے ایک نامہ نگار نے جو سیام سے آیا ہے تردید کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے علماء نے یہ بھی کوئی ترکیب چندہ کیلیئے نکالی ہے۔

مسٹر گرداری لعل اگروال لنڈن میں ایک ہندو مندر اور ہندو آشرم قایم کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کے کمانڈر انچیف نے مسٹر گرداری لعل کو مسٹر و نیز ہمدردی کا خط لکھا ہے۔

دیانند شتابدی کے زور شور سے منانے کے لیئے آریہ سماج انتہائی کوشش کر رہی ہے۔ اپنے لیڈر کی یاد تازہ رکھنے اور اسکے ذریعہ قوم میں ایک روح پیدا کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے ایسے وقت میں علاقہ ارتداد میں بہت زور شور سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

بنارس یونیورسٹی کو ایک فرانسیسی خاتون نے اپنے شوہر کی یادگار میں جو ہندو مذہب اور ہندوؤں کا بڑا دوست تھا ایک بہت نفیس مجموعہ اور سوا دو لاکھ روپیہ یونیورسٹی کو دینا چاہا ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ اس روپیہ سے ایک عجایب خانہ بنایا جاوے جس میں اس کے شوہر کی چیزیں جسے اسنے بڑی محنت سے جمع کیا تھا رکھی جاویں

مہاراجہ پٹیالہ نے جنا سٹک کا ایک محفوظ مکان بنا دینے کیلیئے دس ہزار روپیہ دیا ہے۔

فرقہ وارانہ نیابت کے متعلق مسٹر گاندھی نے ینگ انڈیا کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار اسطرح کیا ہے کہ میں اسکے سخت خلاف ہوں لیکن میں اسوقت تک ہر ایک بات کو مان لونگا جبتک مجھے یقین ہے کہ اس سے امن قایم رہتا ہے اور اسکا قبول کرنا دونو فریق کے لیئے شریفانہ اور باعزت ہے۔

ممالک متحدہ میں طاعون نہایت خوفناک طور پر پھیلا ہوا ہے

ابن سعود اور امیر علی کی جنگ جدہ پر ہوگی اگر یہ امیر علی کو یقین ہے کہ وہ شہر کی حفاظت کامیابی سے کر سکیگا۔

ترکی کے جدید قانون معاشرۃ کی رو سے ترکی میں صرف سودیشی کپڑا اور جوتا استعمال کیا جائیگا۔ اسوقت یہ قانون مجلس وطنی کے ممبروں حکام مدرسین سرکاری عہدہ داروں اور سپاہ اور پولیس پر نافذ ہے۔

ہندوستان کی خبریں

پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کے ذریعہ پبلک سے درخواست کی ہے کہ اخلاقی یا کسی اور حیثیت سے اگر کوئی قابل اعتراض تماشہ سینما میں دکھایا جائے تو عوام کو چاہیئے کہ فوراً پنجاب گورنمنٹ کو اطلاع دیں۔ کیونکہ گورنمنٹ یہ ضروری نہیں سمجھتی کہ محض تماشوں کی نگرانی کے لیئے صرف کثیر سے کوئی سٹاف مقرر کرے۔

نہایت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ ٹراونکور کی مجلس دافع توہم کے اجلاس میں اچھوت جاتیونکو شارع عام پر چلنے کی مراعات کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش ہوئی طول بحث کے بعد رائے عامہ کی مخالفت سے قرارداد مسترد ہو گئی۔ یہ ننگ انسانیت فیصلہ ملک بھر میں نہایت نفرت کے ساتھ دیکھا جائے گا۔

اجمیر کے عرس پر زایرین اجمیر نے دعائیں کیں کہ ناگن مقدسہ سے وہاں کا اخراج ہو (الٰہی یہ خانہ جنگی کب ختم ہوگی عرفانی)

وائسرائے ہند نے جذامیوں کے علاج و آرام کے لیئے دردمندوں اور عورتوں سے اپیل کیا ہے کہ وہ اس نیک کام میں انکی مدد کریں۔

بنگال کے قانون جدید کی مخالفت اسمبلی کے اجلاس میں زور شور سے ہوئی۔ قانون کی منسوخی کی تائید میں ۵۸ اور مخالفت میں ۴۵ رائیں تھیں۔ اسطرح حکومت کو شکست ہوئی۔

ناگا قوم میں انسانی قربانی کا رواج پایا جاتا ہے گورنمنٹ بہ بہا اس رواج کو بند کر دینے پر عملی کارروائی کر رہی ہے۔ اور اسیطرح خلوی کے انسداد کے لیئے بھی کارگر کوششوں سے کام لے رہی ہے۔

بمبئی میں شیعہ کانفرنس کے لیئے بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں اسکے ساتھ شیعہ صنعتی نمائش بھی ہوگی۔

لاہور میں سٹینڈرڈ بینک آف انڈیا کے مینیجنگ ڈائرکٹر سردار کشن سنگھ صاحب کو بالزام تغلب گرفتار کیا گیا ہے۔